

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى (احزاب ۳۳)

اور گھروں میں بٹھری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی



پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد  
ایم۔ اے۔ بی۔ ایچ۔ ڈی

بین الاقوامی سلسلہ اشاعت نمبر

۶

ادارہ مسعودیہ ۶، ای۔ ۵، ناظم آباد  
کراچی، پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

وَقَدْ نَفَىٰ فِي بَيِّنَاتٍ وَلَا تَبْرَأُ جُنُودَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ

(احزاب - ۳۳)

(اور گمروں میں ٹہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی،

# عوت اور پردہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

(بین الاقوامی سلسلہ نمبر ۶)

ناشر

ادارہ - مسودیہ، ۲ / ۵، ۶ - ای، ناظم آباد، کراچی، سندھ

(اسلامی جمہوریہ پاکستان)

۱۹۹۵ - ۱۴۱۵ھ

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

نسائیات کی تاریخ بڑی دردناک اور کربناک ہے، یہ انسانیت کی پیشانی پر بد نما داغ ہے۔ حیف، جس کے آغوش میں انسان نے پرورش پائی، اسی آغوش کو زخمی کیا۔ جس نے بلندیوں پر پہنچایا، اسی کو پستیوں میں ڈالا۔ سر زمین عرب میں ایام جاہلیت میں معاشرے کی نظر میں خواتین کی جو قدر و قیمت تھی اس کا کچھ اندازہ ایک عرب شاعر کے ان خیالات سے ہوتا ہے۔

۱۔ لڑکیوں کو دفن کرنا ہی سب سے بڑی فضیلت ہے (۱)

۲۔ موت عورت کے حق میں عزیز ترین مہمان ہے (۲)

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں لڑکیوں کی ولادت مرد کے لیے عذاب جاں تھی۔ جب کوئی مرد یہ خبر سنتا تو اس کا چہرہ مارے غصے کے سیاہ ہو جاتا اور وہ اسی غم میں پہنچ و تاب کھاتا (۳) لوگ لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے جس کے لئے قرآن کریم میں فرمایا گیا کہ قیامت کے دن دفن ہونے والی لڑکی سے پوچھا جائے گا بتا تجھے کس جرم کی پاداش میں قتل کیا گیا؟ (۴) یعنی ایسے سفاک باپ کو قیامت کے دن چھوڑا نہیں جائے گا۔ ایک صحابی نے ایام جاہلیت میں اپنی بیٹی کو زندہ دفن کرنے کا دردناک واقعہ سنایا تو وہ خود بھی روتے اور ہر کار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی روتے رہے۔

ہندوستان کا حال عرب سے بھی بدتر تھا۔ یہاں مرنے والے شوہروں کے ساتھ ان کی زندہ بیویاں جلائی جاتی تھیں، اس رسم کو "ستی" کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ فرانس کے مشہور مؤرخ ڈاکٹر گستاولی بان نے لکھا ہے۔

\_\_\_\_\_ "یہ رسم ہندوستان میں عام ہو چلی تھی کیوں کہ یونانی  
مؤرخوں نے اس کا ذکر کیا ہے" (۵)

ابن بطوطہ (م۔ ۷۷۹ھ / ۱۳۷۸ء) جب ہندوستان آیا تو اس نے یہ  
وحشت ناک منظر خود دیکھے جس کا اپنے سفر نامہ میں ذکر کیا ہے (۶) \_\_\_\_\_ ایسا ہی  
ایک منظر دیکھتے دیکھتے وہ بے ہوش ہو کر گھوڑے سے زمین پر گرنے لگا تو لوگوں  
نے سنبھالا (۷) \_\_\_\_\_ ۱۸۳۹ء میں لارڈ بینٹنک نے سستی ہونے یا سستی میں مدد دینے کو  
جرم قرار دیا۔ پھر جی ماضی قریب میں ہندوستان میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس میں  
شوہر کی لاش کے ساتھ اس کی زندہ بیوہ کو پھونک دیا گیا۔ یہ خبر ساری دنیا میں حیرت  
سے سنی گئی \_\_\_\_\_

یورپ جی اس معاملے میں کسی سے پیچھے نہیں رہا، وہاں ۱۴۹۴ء اور  
۱۵۲۱-۲۲ء میں جادوگری کے الزام میں سینکڑوں عورتوں اور بچوں کو ذبح کر دیا  
گیا (۸) \_\_\_\_\_ بقول ڈاکٹر اسپرنگر عیسائی دنیا میں ۹۰ ہزار عورتوں کو مختلف نامہ عقول  
الذمات میں زندہ جلا دیا گیا (۹) \_\_\_\_\_ آج کل بوسنیا میں مسلمان عورتوں کے ساتھ  
نصاری جو سفاکانہ سلوک کر رہے ہیں، سن سن کر روح انسانیت کانپ رہی ہے  
\_\_\_\_\_ امریکہ جس کا شمار ترقی یافتہ براعظم میں کیا جاتا ہے وہاں عورتوں کے ساتھ جو  
سلوک کیا جا رہا ہے، شاید تاریخ کے کسی دور میں ایسا سلوک نہیں کیا گیا ہو گا  
\_\_\_\_\_ ہر پانچ منٹ کے بعد ایک عورت کا دامن عصمت تار تار کیا جاتا ہے یعنی  
چوبیس گھنٹے میں عصمت دری کے ۲۸۸ حادثات رونما ہوتے ہیں \_\_\_\_\_ آپ خود  
اپنے ضمیر سے پوچھیں یہ جنت ہے یا جہنم؟ \_\_\_\_\_ مختلف جرائم کی تعداد اس سے  
جی زیادہ ہے، چوبیس گھنٹے میں اٹھارہ سو جرائم کا ارتکاب کیا جاتا ہے (۱۰) \_\_\_\_\_ انا

لہ وانا لیدراجون!

اسلام نے عورت پر بڑا کرم فرمایا اور اس کو پستیوں سے بلندیوں پر پہنچایا \_\_\_\_\_ اور ایسا رؤف و رحیم رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) مبعوث فرمایا جس نے دنیا کی چیزوں میں خوشبو اور عورت کو پسند فرمایا \_\_\_\_\_ روسی فلسفی مائسٹائی (م ۱۹۱۰ء) نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر اظہار خیال کرتے ہوئے یہ حدیث پیش کی ہے۔

”دنیا کی چیزیں صرف مال و متاع ہیں اور دنیا کی اچھی متاع نیک عورت ہے“ (۱۱)

\_\_\_\_\_ آپ نے عورتوں پر جو کرم فرمایا وہ تاریخ انسانیت میں سنہری حروف سے لکھا جائیگا \_\_\_\_\_ چند اقوال اور واقعات ملاحظہ ہوں۔

(۱) ایک صحابی نے عرض کیا ”یا رسول اللہ سب سے زیادہ مجھ پر کس کا حق ہے“ فرمایا، ”تیری ماں کا“ \_\_\_\_\_ یہ سوال تین مرتبہ کیا گیا، آپ نے یہی فرمایا، ”تیری ماں کا“ \_\_\_\_\_ پھر چوتھی مرتبہ عرض کیا ”سب سے زیادہ مجھ پر کس کا حق ہے؟“ \_\_\_\_\_ تو فرمایا، ”تیرے باپ کا“ (۱۲)

آپ نے ملاحظہ فرمایا \_\_\_\_\_ اسلام کی نظر میں ”ماں“ کی کتنی قدر و منزلت ہے۔

(۲) حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی والدہ حضرت فاطمہ بنت اسد (م ۱۱۱ھ / ۶۳۲ء) کا جب انتقال ہوا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر شریف ان کے کفن کے لئے عطا فرمائی \_\_\_\_\_ اور جب لحد کھودی گئی تو آپ نے لحد میں اتر کر اپنے دست مبارک سے بغلی قبر کھودی اور مٹی باہر نکالی اور پھر خود لیٹ کر دیکھا (۱۳) \_\_\_\_\_ اللہ اکبر

! اس قبر شریف کی منزلت کا کیا کہنا! افسوس صد افسوس جنت البقیع شریف میں اس قبر شریف کے چاروں طرف بلند دیواریں چن دی گئی ہیں، شاید اس لئے کہ عاشقان رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کی زیارت سے محروم رہیں۔

(۳) حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (م۔ ۶۳ھ / ۶۸۲ء) بیوہ ہو گئیں، آپ کے ساتھ یتیم بچے بھی تھے۔ پریشانی کا عالم، کوئی یار و مددگار نہیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے پیغام بھیجا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا چونکہ عیالدار تھیں، خیال آیا کہ شاید سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کا بوجھ محسوس کریں، آپ نے عذر پیش کرتے ہوئے فرمایا، ”عیال دار ہوں، یتیم بچے میرے ساتھ ہیں“۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جواب عنایت فرمایا وہ ان مردوں کے لئے عبرت و نصیحت ہے جو عیالدار بیوہ عورتوں کا بوجھ اٹھانے سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ”تمہاری عیال، اللہ اور اس کے رسول کی عیال ہے“ (۱۴) اللہ اکبر!

(۴) آپ کی رضاعی بہن شیمابنت حارث حالت کفر میں ایک جہاد میں قید ہو کر آئیں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کی گئیں تو آپ پہچان گئے اور اپنی چادر شریف پر بٹھایا، فرمایا، ”اگر تم میرے پاس رہنا چاہتی ہو تو میرے پاس رہو، اپنے قبیلے میں جانا چاہتی ہو تو جا سکتی ہو“۔ شیمانے عرض کیا کہ ”اپنے قبیلے میں جانا چاہتی ہوں“۔ آپ نے بہت سے اونٹ اور بکریاں دے کر اعزاز و اکرام سے

روانہ کیا (۱۵)

ان واقعات سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خواتین پر کتنے مہربان تھے؟ \_\_\_\_\_ عورتوں پر آپ کا یہی کرم تھا کہ جب پہلی مرتبہ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو خواتین اور بچیاں استقبال کے لئے باہر آگئیں اور خوشی کے ترانے گانے لگیں \_\_\_\_\_ مدینہ منورہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے مستقل قیام سے ان کو کتنی خوشی تھی، اس کا اندازہ اس شعر سے لگایا جاسکتا ہے۔

نحن جوارین من بنی نجار  
یا حبذا محمد من جار (۱۶)

(ہم بنو نجار کی بیٹیاں ہیں، کس قدر خوش نصیب ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے پڑوسی ہیں \_\_\_\_\_)

جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے پردہ فرما رہے تھے تو خدمت اقدس میں خواتین ہی موجود تھیں۔ غم و الم کا عالم تھا، حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (م۔ ۵۵۰ / ۶۷۰) فرما رہی تھیں "اے اللہ آپ کی ساری تکلیفیں مجھ کو عطا فرما دے" \_\_\_\_\_ محبت بھری اس دعا کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سن رہے تھے \_\_\_\_\_ فرمایا "صفیہ نے سچ کہا" \_\_\_\_\_ آپ نے وصیت فرمائی کہ جب جسدا طہر پر مرد صلوٰۃ و سلام پڑھ چکیں تو عورتوں سے کہنا کہ وہ قطار در قطار آکر صلوٰۃ و سلام پیش کریں (۱۷) سبحان اللہ! کیسا کرم فرمایا کہ دنیا سے پردہ فرماتے وقت بھی یاد رکھا \_\_\_\_\_ یہ تمام حقائق خواتین کے لئے باعثِ صفا و افتخار ہیں، وہ جتنا فخر کریں کم ہے \_\_\_\_\_

کسی دوسری مذہبی کتاب میں خواتین کو اتنی اہمیت نہیں دی گئی جتنی اہمیت قرآن حکیم نے دی ہے سورۃ مریم، حضرت مریم علیہا السلام کے نام سے

معنوں کی گنتی \_\_\_\_\_ سورہ بقرہ، سورہ تحریم، سورہ نور وغیرہ میں خواتین کے لئے بہت سے احکام و مسائل ہیں \_\_\_\_\_ پھر اہم خواتین کا قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ہے مثلاً حضرت حوا علیہا السلام، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت زکریا علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ازواج مطہرات، حضرت شعیب علیہ السلام کی صاحبزادیاں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ اور ہمشیرہ، حضرت یوسف علیہ السلام کی زوجہ مکرّمہ، حضرت مریم علیہا السلام، ملکہ فرعون، ملکہ سبا اور صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔

اللہ تعالیٰ نے عورت اور مرد کے ازدواجی تعلق کو اتنا مقدس بنایا کہ اس کو اپنی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا <sup>(۱۸)</sup> اور اس کا مقصد یہ بیان فرمایا کہ انسان سکون و چین حاصل کرے اور اس تعلق کو محبت و مہربانی کا تعلق قرار دیا جس میں ہوس پرستی کا شائبہ تک نہیں \_\_\_\_\_ اسلام کا یہ تصور کہیں نہیں ملتا جبکہ جرمن فلاسفرنٹشے نے تو یہاں تک لکھا ہے۔

”عورت کا مقصد حیات صرف یہ ہے کہ وہ مرد کی قید میں رہے

اور اس کی خدمت کرتی رہے“ <sup>(۱۹)</sup>

روس کا مشہور فلسفی کاؤنٹ لیو ٹالسٹائی (م۔ ۱۹۱۰ء) بھی خواتین کے متعلق اچھی رائے نہ رکھتا تھا۔ اس نے اسلام کی ترجمانی کرتے ہوئے اپنی رائے کا اس طرح اظہار کیا ہے۔

”مرد کا فرض ہے کہ عورت سے اچھا سلوک کرے اور اسکی باگ

ڈھیلی نہ چھوڑے بلکہ اسے گھر میں بند رکھے کیونکہ گھر عورت

کی آزادی کے لئے کافی ہے“ <sup>(۲۰)</sup>

نکاح جیسے مقدس رشتے کے بارے میں بھی ٹالسٹائی کی رائے اچھی نہیں۔ شاید اس لئے



کہ اس تجربے میں وہ ناکام و نامراد رہا، وہ لکھتا ہے:-  
 ”ہمارے زمانے میں نکاح محض ایک دھوکہ اور فریب ہو گیا  
 ہے۔ ہم اس کو محض نفسانی خواہش پورا ہونے کا وسیلہ  
 جانتے ہیں“ (۲۱)

اللہ تعالیٰ نے خواتین کو بڑی رعایتیں دی ہیں اور رنج و مصیبت میں ان کا پاس و  
 لحاظ رکھا ہے۔ مثلاً مطلقہ عورت کے لئے یہ حکم ہے کہ عدت پوری ہونے  
 تک اس کا خاوند اس کو راحت و آرام سے اپنے گھر میں رکھے، اس پر تنگی نہ  
 کرے، اگر وہ حاملہ ہے تو پھر حمل کی مدت پوری ہونے تک اس کا سارا خرچہ  
 برداشت کرے اور اس کی آسائش و آرام کا پورا پورا خیال رکھے۔ بچہ کی  
 ولادت کے بعد اگر مطلقہ بیوی دو سال اس کو دودھ پلاتی ہے تو دو سال کی اجرت بھی ادا  
 کرے (۲۲) شاید یہ باتیں عجیب لگیں مگر یہ سب کچھ قرآن کریم میں  
 ہے، ہم خواتین کو بتاتے نہیں، اپنے حقوق خوب یاد رکھتے ہیں۔ خواتین کو  
 احکام شریعت کی پیروی کرتے ہوئے کسب معاش کی اجازت ہے، قرآن کریم میں  
 ارشاد ہوا کہ مرد کی کمائی میں سے مرد کا حصہ ہے اور عورت کی کمائی میں سے عورت کا  
 حصہ ہے (۲۳) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت زینب  
 بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا (م۔ ۲۰ھ / ۶۴۰ء) اپنے ہاتھ سے چمڑے کو دباغت  
 دیتیں، فروخت کر کے جو رقم آتی غریبوں اور مسکینوں میں تقسیم کر دیتیں (۲۴)  
 اللہ تعالیٰ نے گھروں میں رہنے والی شریف خواتین کی عزت نفس کی حفاظت کے  
 لئے مردوں کو بغیر اجازت لئے گھر کے اندر داخل ہونے سے منع فرمایا (۲۵) اگر  
 کسی خاتون سے بات کرنی ہے تو ادب یہ سکھایا کہ پردے کے پیچھے سے بات کی  
 جائے (۲۶) اگر کوئی دعوت پر بلائے اور گھر میں خواتین بھی موجود ہوں تو

کھانے کے بعد خواہ مخواہ باتوں میں مصروف نہ ہوں بلکہ کھاپی کر چلے آئیں (۲۷)  
 حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل یہ سارے آداب ہم کو مل گئے، اب  
 یہ ہماری بد نصیبی کہ ہم عمل نہیں کرتے \_\_\_\_\_

اللہ تعالیٰ نے ہم کو پیدا کیا، اس سے زیادہ کون ہمارے احوال سے واقف ہو گا؟  
 \_\_\_\_\_ ہماری بھلائی اور برائی کا اس سے زیادہ کس کو علم ہو گا؟ \_\_\_\_\_ ہم کو جن  
 باتوں کا حکم دیا گیا ہے اور جن سے روکا گیا، وہ صرف اور صرف ہماری بھلائی کے لئے  
 \_\_\_\_\_ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، ذرا سوچیں تو سہی بندوں سے اس کو کیا غرض ہو گی؟  
 \_\_\_\_\_ وہ ہمارے فائدے کے لئے ہم کو حکم دیتا ہے \_\_\_\_\_ پردے کے  
 بارے میں خواتین کو جو حکم دیا گیا وہ انہیں کے فائدے کے لئے ہے اگر وہ سوچیں اور  
 غور و فکر کریں \_\_\_\_\_ سورہ نور اور سورہ احزاب میں خواتین کے پردے سے  
 متعلق جن آداب کا ذکر کیا گیا وہ ہماری توجہ کے مستحق ہیں، توجہ فرمائیں۔

(۱) اپنے اپنے گھروں میں رہیں، دور جاہلیت کی طرح بے پردہ نہ پھریں (۲۸)  
 (۲) دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالی رہیں اور غیر مردوں کو اپنا سنگھار نہ دکھائیں (۲۹)  
 (۳) ہاں ان رشتہ داروں پر چھپا سنگھار ظاہر ہو جائے تو حرج نہیں مثلاً خاوند،  
 باپ (دادا پر دادا)، سسر، بیٹے، بھانجے، بھتیجے، بہت ہی بوڑھے اور نابالغ  
 ملازم اور نو عمر لڑکے (۳۰) \_\_\_\_\_

(۴) خواتین بوقت ضرورت باہر نکلیں تو چادر کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈال لیں تا  
 کہ پہچانی جائیں (کہ شریف ہیں) اور شرارت کرنے والے چھیڑ چھاڑ نہ  
 کریں (۳۱) \_\_\_\_\_

(۵) مسلمان مردوں کو حکم دیا جاتے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں (۳۲)

(۶) مسلمان عورتوں کو بھی حکم دیا جاتے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں (۳۳)  
 آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ قرآن حکیم ہم سے کس شرم و حیا اور غیرت و حمیت کا  
 تقاضا کرتا ہے \_\_\_\_\_ روسی فلسفی ٹالسٹائی نے بھی سچ بن کر، خوشبو لگا کر عورت  
 کے باہر نکلنے سے متعلق یہ حدیث پیش کی ہے جس میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم  
 ارشاد فرماتے ہیں:-

”جو عورت خوشبو لگا کر گھر سے نکلی پھر اس غرض سے لوگوں  
 کے پاس سے گزری کہ وہ اس کی خوشبو سونکھیں، وہ زانیہ ہے  
 اور جنھوں نے اسے دیکھا ان میں سے ایک ایک کی آنکھ زانیہ  
 ہے“ (۳۴)

موجودہ صورت حال دل درد مند کے لئے تشویش ناک ہے، جس سے گھر میں رہنے  
 اور پردہ کرنے کے لئے کہا گیا تھا، وہ بے پردہ گھر سے باہر ہے \_\_\_\_\_ اور جس سے  
 دروازہ کھلا رکھنے اور حاجت مندوں کی حاجت روائی کے لئے کہا گیا تھا، وہ بند دروازوں  
 اور سخت پردوں میں ہے \_\_\_\_\_ اسلامی معاشرے کے ہر حاکم و افسر کو ہدایت کی گئی  
 تھی وہ دروازہ کھلا رکھے، پہرے نہ لگاتے \_\_\_\_\_ مگر یہاں تو رسائی بھی بہت  
 مشکل ہے اور کبھی کبھی ناممکن بھی ہو جاتی ہے \_\_\_\_\_ خواتین کے آداب مردوں  
 نے اپنالئے، اے کاش! ہم عقل سلیم سے کام لیتے!

قرآن حکیم میں پردے کے متعلق جو کچھ ہدایات دی گئیں، حضرت عائشہ صدیقہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا (م- ۵۸ / ۶۷۷) نے اس پر عمل کر کے، بہترین نمونہ پیش  
 کیا \_\_\_\_\_ ازواج مطہرات میں علم و دانش میں کوئی آپ کا ثانی نہ تھا \_\_\_\_\_  
 تاریخ و حدیث سے ہمیں ان واقعات کا علم ہوتا ہے:-

۱- ایک مرتبہ حضرت حفصہ بنت عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا باریک دوپٹہ

اور اڑھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔  
 آپ نے ان کا دوپٹہ چاک کر دیا اور فرمایا "اللہ تعالیٰ نے سورہ نور میں کیا فرمایا ہے؟"  
 اس تنبیہ کے بعد دبیز کپڑے کی چادر منگوا کر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا  
 کو عنایت فرمائی (۳۵)

۲۔ ایک مرتبہ کسی کے ہاں آپ کا جانا ہوا، صاحب خانہ کی دو جوان لڑکیاں بغیر  
 چادر، باریک دوپٹہ اور اڑھے نماز پڑھ رہی تھیں، آپ نے ہدایت فرمائی کہ آئندہ دبیز  
 کپڑے کی چادر اور اڑھ کر نماز پڑھی جائے (۳۶)

۳۔ ایک مرتبہ ابن اسحاق ناپینا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر  
 ہوئے، آپ پردے میں ہو گئیں \_\_\_\_\_ ابن اسحاق نے عرض کیا کہ میں تو ناپینا  
 ہوں، آپ نے پردہ کیوں فرمایا، \_\_\_\_\_ فرمایا، میں تو پینا ہوں، دیکھ رہی ہوں (۳۷)

۴۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں خواتین مسجد نبوی شریف  
 میں حاضر ہوتیں اور عیدین کے لئے بھی حاضر ہوتیں مگر نامساعد حالات کی وجہ سے عہد  
 فاروقی میں خواتین پر پابندی لگادی گئی اور انھوں نے مسجد نبوی شریف میں آنا بند  
 کر دیا \_\_\_\_\_ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عمر رضی اللہ  
 عنہ (م۔ ۲۳ھ / ۴-۶۴۳ء) کے اس عمل کی تائید فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

"اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوتا کہ خواتین کی حالت

یہ ہو گئی ہے تو آپ ان کو مسجد میں آنے سے اس طرح روکتے

جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا" (۳۸)

مندرجہ بالا واقعات سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 خواتین سے کیا توقع رکھتی ہیں اور کیا چاہتی ہیں \_\_\_\_\_ اسلام جہاں جہاں پھیلا  
 \_\_\_\_\_ ایشیا میں، افریقہ میں، یورپ میں \_\_\_\_\_ ساتھ ساتھ پردہ بھی پھیلتا چلا گیا۔

یہ ہمیشہ اسلامی شعائر میں ایک عظیم شعار شمار کیا گیا \_\_\_\_\_ انتہائی عروج کے زمانے میں جبکہ اسلامی سلطنت تین براعظموں پر پھیلی ہوئی تھی، پردہ مسلم اور غیر مسلم خواتین کے درمیان ایک نشان امتیاز بنا رہا \_\_\_\_\_ بلکہ غیر مسلم حکومتوں میں بھی یہ امتیاز قائم رہا \_\_\_\_\_

۱۹۱۴ء سے قبل روس میں مسلم خواتین پردے میں رہتیں، قرآن کریم حفظ کرتیں، وہاں حفظ قرآن کا عورتوں اور مردوں میں عام رواج تھا \_\_\_\_\_ (اخبار المؤید، مصر، ۱۵ اگست ۱۹۰۲ء) \_\_\_\_\_ روس کی مسلم خواتین مدارس بھی قائم کرتیں، ایک روسی خاتون صفیہ علیہ خانم نے اپنے خرچ سے ایک عظیم الشان مدرسہ قائم کیا تھا \_\_\_\_\_ الغرض ماضی میں اسلامی معاشرے میں جو کچھ ترقی ہوئی، پردے میں رہ کر ہی ہوئی، حد تو یہ ہے کہ خواتین جہاد میں شریک ہوتیں، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں، کبھی خود جہاد میں حصہ لیتیں، یہ سب کچھ حیا کے ساتھ، پردہ میں رہ کر ہی کیا جاتا \_\_\_\_\_ دور جدید میں جہاں اسلامی انقلاب آیا، یا اسلام کے نام پر انقلاب آیا، وہاں پہلی بات یہ دیکھی گئی کہ بے پردہ عورتیں، پردہ دار ہو گئیں اور ان کی ہیبت دشمنان اسلام کے دلوں میں ایسی بیٹھی کہ وہ خوف زدہ ہو گئے \_\_\_\_\_ جدید معاشرے کی بے پردگی نے اسلامی معاشرے کو کچھ نہ دیا اور نہ تاریخ میں کسی باب کا اضافہ کیا \_\_\_\_\_ یہ درد مند خواتین کے لئے سوچنے کی بات ہے \_\_\_\_\_ اگر بے پردگی ترقی کی ضامن ہوتی تو آج سارے عالم میں ہم اس طرح رحمان ہوتے \_\_\_\_\_ مشہور مؤرخ آرنلڈ ٹومبلی نے ایک جگہ لکھا ہے کہ انسانی معاشروں کی تباہی میں عورت کی آزارہ روی اور بے پردگی کو بڑا دخل ہے \_\_\_\_\_ مؤرخ موصوف نے عالمی تاریخ کاہری نظر سے مطالعہ کرنے کے بعد اس رائے کا اظہار کیا ہے اس لئے اس کو کسی تعصب یا تنگ دلی پر محمول نہیں کیا جانا چاہیے بلکہ اس

تاریخی حقیقت پر ٹھنڈے دل سے غور و فکر کرنا چاہیے \_\_\_\_\_ حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے معاشرے کی بنیاد پاکیزگی پر رکھی ہے \_\_\_\_\_ ہمہ گیر پاکیزگی زندگی کے ہر شعبے کی پاکیزگی \_\_\_\_\_ مغربی سازشیوں نے اسلام کی ہر معقول بات کو نامعقول بنا کر دکھایا \_\_\_\_\_ اور اپنی ہر نامعقول بات کو معقول بنا کر دکھایا ایسا پروپیگنڈا کیا کہ عقلیں ماؤف ہو گئیں اور آنکھیں پٹ ہو گئیں \_\_\_\_\_ اسلام نے خواتین پر بے شمار احسانات کئے مگر ایک پردے کی معقول ہدایت (جو خواتین ہی کی عصمت و عفت اور حسن و جمال کی حفاظت کی ضامن ہے، بعض خواتین کو اچھی نہیں معلوم ہوتی، دشمنان اسلام نے اس کی اچھاتیوں کو چھپایا اور نام نہاد برائیوں کو اچھلا \_\_\_\_\_ اس طرح خواتین کے ذہنوں کو پراگندہ کر کے اسلام کی سچائی سے ان کو دور کر دیا \_\_\_\_\_ ذرا غور کریں، خواتین کی بے پردگی نے جسمانی آرائش و زیبائش کا راستہ کھولا، پھر اس نے بے حیائی کی صورت اختیار کی اور بے حیائی نے عریانی اور بد کرداری کا دروازہ کھول دیا \_\_\_\_\_ نوبت یہاں تک پہنچی کہ اب یورپ و امریکہ انسانوں کی سر زمین نظر نہیں آتے، حیوانوں اور درندوں کے جنٹل معلوم ہوتے ہیں \_\_\_\_\_ اس بے حیائی کے جو نتائج سامنے آتے، ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

- ۱- خواتین کا غیر محفوظ ہونا \_\_\_\_\_
- ۲- خواتین کے اغواء اور زنا کی وارداتیں عام ہونا \_\_\_\_\_
- ۳- خواتین میں جذبہ امومت کا مرجانا \_\_\_\_\_
- ۴- بد نگاہی اور پراگندہ خیالی عام ہونا \_\_\_\_\_
- ۵- مردوں کا جنسی امراض میں مبتلا ہونا \_\_\_\_\_
- ۶- عورت کے تقدس کا پامال ہونا \_\_\_\_\_

ابھی کچھ روز کی بات ہے پردہ دار خاتون کی عزت کی جاتی تھی اور اب بھی کی جاتی ہے \_\_\_\_\_ بسوں میں اس کے لئے سیٹ خالی کر دی جاتی تھی لیکن بے پردہ خاتون کی تکریم کیلئے لوگ تیار نہیں \_\_\_\_\_ وہ بسوں میں جس حال میں سفر کرے کسی کو کوئی سروکار نہیں \_\_\_\_\_ دور جدید میں عورت کی بے پردگی نے اس کو اس حد تک رسوا کیا ہے کہ وہ اخبارات و رسائل اور اشتہارات کی زینت بن کر نفع اندوزی کا ایک وسیلہ بن کر رہ گئی ہے \_\_\_\_\_ جہاں جہاں خواتین کو جگہ دی جاتی ہے، احترام کی وجہ سے نہیں، تجارت چمکانے اور نفع حاصل کرنے کے لئے \_\_\_\_\_ عورت پر اسلام کی نظر مشفقانہ ہے اور جدید معاشرے کی نظر خالصتاً تاجرانہ ہے \_\_\_\_\_ سچی بات یہ ہے کہ ہماری انفرادی اور اجتماعی عظمت و شوکت کا دار و مدار صرف اور صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ہے \_\_\_\_\_ عالمی سطح پر ہماری رسوائی کی بڑی وجہ دلوں کا عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی ہونا اور عمل کا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے عاری ہونا ہے \_\_\_\_\_ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (م ۲۳ھ - ۶۴۳ھ) نے سچ فرمایا۔

”ہم وہ قوم ہیں جس کو اللہ نے اسلام کی بدولت عزت دی“ (۴۹)

## حواشی

- ۱- نیاز فتحپوری، صحابیت، مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۲ء، ص ۱۳
- ۲- نیاز فتحپوری، صحابیت، مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۲ء، ص ۳۱
- ۳- قرآن حکیم، سورہ زخرف، آیت نمبر ۱

- ۴ - قرآن حکیم، سورہ تکویر، آیت ۸، ۹
- ۵ - ڈاکٹر گستاوی بان، تمدن ہند (ترجمہ اردو سید علی بلگرامی)، مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۲ء، ص ۲۳۸
- ۶ - ابو عبد اللہ ابن بطوطہ، سفر نامہ ابن بطوطہ (ترجمہ اردو، رئیس احمد جعفری)، مطبوعہ کراچی، ۱۹۸۶ء، ص ۵
- ۷ - ابو عبد اللہ ابن بطوطہ، سفر نامہ ابن بطوطہ (ترجمہ اردو، رئیس احمد جعفری)، مطبوعہ کراچی، ۱۹۸۶ء، ص ۳۷، ۳۸
- ۸ - نیاز فحپوری، صحابیات، ص ۱۱
- ۹ - نیاز فحپوری، صحابیات، ص ۱۱
- ۱۰ - اخبار جنگ (کراچی)، شماره ۵ مئی ۱۹۹۳ء
- ۱۱ - ناسٹائی، پیغمبر اسلام (ترجمہ اردو)، مطبوعہ لاہور، ۱۹۲۰ء، ص ۴۵
- ۱۲ - بخاری و مسلم شریف متفق علیہ
- ۱۳ - ابوالنصر مشہور احمد شاہ، مدینۃ الرسول، مطبوعہ لاہور، ۱۹۹۲ء، بحوالہ خلاصۃ الوفاء، ص ۲۹۳
- ۱۴ - ابوالنصر مشہور احمد شاہ، مدینۃ الرسول، بحوالہ زرقتی، ج ۲، ص ۲۸۲، اور مدارج النبوة، ج ۲، ص ۸۱۵
- ۱۵ - ایضاً، بحوالہ سیرت طیبہ، ج ۱، ص ۱۴۸
- ۱۶ - ایضاً، بحوالہ خلاصۃ الوفاء، ص ۱۳۶
- ۱۷ - شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مدارج النبوة، ج ۲، ص ۴۴۰
- ۱۸ - قرآن حکیم، سورہ روم، آیت نمبر ۲۱
- ۱۹ - نیاز فحپوری، صحابیات، ص ۱۴
- ۲۰ - ناسٹائی، پیغمبر اسلام (ترجمہ اردو محمد فیض الحسن)، مطبوعہ لاہور، ۱۹۲۰ء، ص ۵۴
- ۲۱ - ناسٹائی، پیغمبر اسلام (ترجمہ اردو محمد فیض الحسن)، مطبوعہ لاہور، ۱۹۲۰ء، ص ۵۴
- ۲۲ - قرآن حکیم، سورہ طلاق، آیت نمبر ۶
- ۲۳ - قرآن حکیم، سورہ نساء، آیت نمبر ۳۲
- ۲۴ - ابن عمر عسقلانی، الاصابۃ فی معرفۃ الصحابہ، ج ۲، ص ۶۰۲
- ۲۵ - قرآن حکیم، سورہ احزاب، آیت نمبر ۵۳، سورہ نور، آیت نمبر ۲۷
- ۲۶ - قرآن حکیم، سورہ احزاب، آیت نمبر ۵۳، سورہ نور، آیت نمبر ۲۷
- ۲۷ - قرآن حکیم، سورہ احزاب، آیت نمبر ۵۳
- ۲۸ - قرآن حکیم، سورہ احزاب، آیت نمبر ۳۳
- ۲۹ - قرآن حکیم، سورہ نور، آیت نمبر ۳۱
- ۳۰ - قرآن حکیم، سورہ نور، آیت نمبر ۳۱



- ۳۱- قرآن حکیم، سورہ احزاب، آیت نمبر ۵۹
- ۳۲- قرآن حکیم، سورہ نور، آیت نمبر ۳۰
- ۳۳- قرآن حکیم، سورہ نور، آیت نمبر ۳۱
- ۳۴- ناسی، مختصر اسلام (ترجمہ اردو)، مطبوعہ لاہور، ۱۹۲۰ء، ص ۴۴
- ۳۵- ابو عبد اللہ محمد بن سعد زہری، طبقات ابن سعد، ج ۸، ص ۵۰
- ۳۶- احمد بن حنبل شیبانی، المسند، ج ۶، ص ۷۶
- ۳۷- طبقات ابن سعد، ج ۸، ص ۲۹
- ۳۸- نیاز فچپوری، صحابیت، ص ۵۸
- ۳۹- مولانا محمد مالک کاندھلوی، پردہ اور مسلمان خاتون، مطبوعہ کرلی، ص ۱۵



## ادارہ مسعودیہ کی کتب ملنے کے پتے

- ۱۔ ادارہ مسعودیہ، ۲/۶، ای ناظم آباد، کراچی۔ فون 92-21-6614747
- ۲۔ ضیاء الاسلام پبلی کیشنز۔ ضیاء منزل (شوگن مینشن) آف محمد بن قاسم روڈ، کراچی فون نمبر 2633819-2213973
- ۳۔ محمد عارف و عبدالرشید مسعودی۔ اسٹاکسٹ ادارہ مسعودیہ کراچی شاپ نمبر B-2 سرخج منزل امام بارگاہ اسٹریٹ نزد کچھی میمن مسجد بالمقابل گل ف ہوٹل صدر کراچی، پاکستان۔ فون نمبر: 021-5217281  
موبائل: 0320-5032405
- ۴۔ مکتبہ غوثیہ، پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ، پولیس چوکی محلہ فرقان آباد، کراچی نمبر ۵، فون: 4910584-4926110
- ۵۔ ضیاء القرآن۔ 14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی فون: 021-2630411-2210212
- ۶۔ فریڈ بک اسٹال، ۳۸۔ اردو بازار لاہور فون نمبر۔ 042-7224899
- ۷۔ مکتبہ الجامعہ نقشبندیہ بستان العلوم۔  
کڈہالہ (مجاہدہ آباد)، آزاد کشمیر براستہ گجرات، اسلامی جمہوریہ پاکستان۔
- ۸۔ گلوبل اسلامک مشن 355 والنٹ اسٹریٹ سویٹ ۲ یونکرس، نیویارک 10701،  
P.O.Box:1515 ٹیلیفون: 914)709-1705 فیکس: 914)709-1593
- ۹۔ جناب منیر حسین مسعودی، 46 ہولی لین، سمیتھوک، ویسٹ ڈیلینڈز B67 7JD،  
انگلینڈ، U.K.۔





وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى (احزاب ۳۳)

اور گھروں میں بٹھری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی



پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد  
ایم۔ اے۔ بی۔ ایچ۔ ڈی

بین الاقوامی سلسلہ اشاعت نمبر

۶

ادارہ مسعودیہ ۶، ای۔ ۵، ناظم آباد  
کراچی، پاکستان